عُلماءِ دیوبند

کے

واقعات و کرامات

حافظ مومن خان عُثمانی

عُلماءِ دیوبند
کے
واقعات و کرامات

علماء حق علماءِ دیوبند کے اکابر اولیائے کرام و مجاہدین عظام کی جدوجہد،
بے مثال قربانیوں، تقویٰ و توکل، اخلاص و للّٰہیت،
عجز و انکساری، تزکیہ نفس، رجوع الی اللہ کے
ایمان افروز واقعات اور کرامات

مرتب
حافظ مومن خان عُثمانی
خطیب مرکزی جامع مسجد فاروق اعظم کٹھائی

المیزان
ناشرانِ و تاجرانِ کُتب

الکریم مارکیٹ اُردو بازار، لاہور پاکستان فون: ۰۴۲-۳۷۱۲۲۹۸۱,۳۷۲۱۲۷۶۲

المیزان

عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

سلسلہ مطبوعات-۳۱۶

سن اشاعت ۲۰۱۰ء

محمد شاہد عادل نے

حاجی حنیف پرنٹرز سے چھپوا کر

المیزان اُردو بازار لاہور سے شائع کی۔

مولانا شاہ رفیع الدین کی قدرومنزلت

حضرت والد مرحومؒ نے فرمایا کہ حضرت نانوتویؒ فرماتے تھے کہ مولانا رفیع الدین صاحبؒ باطنی مدارج میں مولانا رشید احمد صاحبؒ سے کم نہیں ہیں، بلکہ برابر ہیں۔ فرق صرف علم کا ہے کہ وہاں ہے یہاں نہیں۔ (ارواح ثلاثہ ۳۰۵)

حضرت نانوتوی کے ساتھ کھانے کی لذت وکیفیت

حضرت والد مرحوم نے فرمایا کہ حضرت مولانا رفیع الدین صاحبؒ فرماتے تھے کہ میں نے کبھی حضرت نانوتویؒ کے خلاف نہیں کیا۔ ایک دن چھتہ کی مسجد میں حاضر ہوا، حضرت احاطہ مسجد میں ہولے بھنے ہوئے تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا کہ آیئے مولانا۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت میرا تو روزہ ہے۔ تھوڑی دیر تامل کر کے پھر یہی فرمایا کہ آیئے مولانا۔ میں فوراً بلا تامل کھانے بیٹھ گیا، حالانکہ عصر کی نماز ہوچکی تھی اور افطار کا وقت قریب تھا۔ حضرت نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس سے زائد آپ کو ثواب عطا فرمائے گا جتنا کہ روزہ میں ہوتا ہے۔ چنانچہ مجھے اس افطار کے بعد کچھ ایسی کیفیات ولذات محسوس ہوئیں کہ میں نے کبھی صوم میں نہیں دیکھی تھیں۔

(قاری محمد طیب صاحب) (ارواح ثلاثہ ۳۰۵)

علم ان کا ہے عمل میرا ہے

مولانا عزیز الرحمٰن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند مرحوم نے فرمایا کہ مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مجھے حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ ایسی مناسبت تھی کہ جو کچھ مولانا کے قلب پر وارد ہوتا تھا، اسی کا خیال مجھے گزرتا تھا۔ اور حضرت قبلہ والد مرحوم نے اس واقعہ کو یوں بیان فرمایا کہ حضرت مولانا رفیع الدین صاحب فرماتے تھے کہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ دیوبند کا اہتمام کبھی خود نہیں فرمایا کہ اہتمام کے لئے مجھے طلب فرمایا۔ اور میں وہی کرتا جو انہیں مکشوف ہوتا ہے۔ علم ان کا ہے، عمل میرا ہے۔ ان کے منشائے علمی وکشفی میں سمجھ کر فوراً عمل درآمد کرتا ہوں۔ (ارواح ثلاثہ ۲۳۱)